گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

امام احمد رضا محدث بریلوی
رحمہ اللہ تعالیٰ

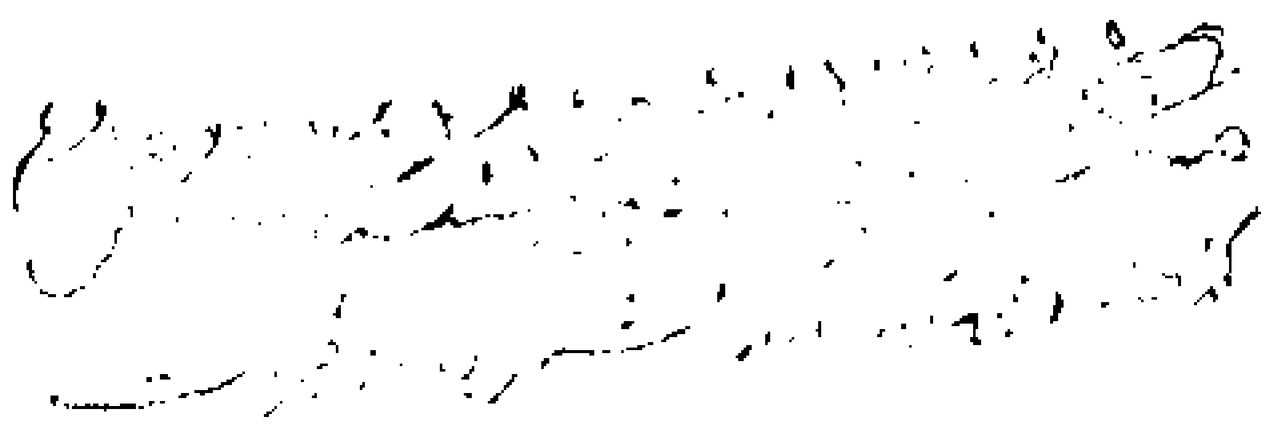
پر

دنیا بھر میں نئی نئی تحقیقات

تحریر: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

جشن صد سالہ منظر اسلام بریلی شریف مبارک

(رجسٹرڈ)



گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

پر

دنیا بھر میں نئی نئی تحقیقات

تحریر

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ، لاہور

سلسلہ اشاعت ۱۸۷

نام کتاب .... امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ پر نئی تحقیقات

مصنف .... علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

طبع اول .... ربیع الثانی 1422ھ/ 2001ء

باہتمام .... حافظ نثار احمد قادری

صفحات ....

قیمت .... =/15

ناشر .... رضا اکیڈمی لاہور

مطبع .... احمد سجاد آرٹ پریس لاہور فون:7357159

عطیات بھیجنے کے لئے

رضا اکیڈمی کے اکاؤنٹ نمبر ۳۸/ ۹۳۸، حبیب بنک وسن پورہ برانچ لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات -/۲۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم و علی آله و أصحابه أجمعین ۔

پیر طریقت حضرت علامہ پیر معروف حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ، سربراہ انجمن تبلیغ الاسلام، یوکے، جناب صوفی لیاقت حسین صاحب جنرل سیکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام، جناب محمد الیاس قادری ناظم اعلیٰ رضا اکیڈمی، مانچسٹر، حضرات علماء کرام، مشائخ عظام اور برادران اہل سنت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے بعد انجمن تبلیغ الاسلام، بریڈفورڈ، برطانیہ کے سرپرست اور کارپردازوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی عنایت سے مجھے اور میرے احباب کو اس عظیم الشان انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

حضرات گرامی! امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ بریلی شریف، انڈیا کے رہنے والے تھے، ان کا یوم بریڈفورڈ میں منایا جارہا ہے، وجہ کیا ہے؟ وجہ اس کے علاوہ کیا ہوسکتی ہے؟ کہ ان کے اخلاص اور للہیت کی بدولت اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص اور نبی اکرم ﷺ کی نظر عنایت ان کے شامل حال ہے۔

کہاں کھولی ہیں زلفیں یار نے خوشبو کہاں تک ہے؟

امام احمد رضا خود فرماتے ہیں۔

گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

امام احمد رضا بریلوی پاک و ہند کے نابغہ روزگار عالم تھے، بریلی شریف میں ۱۸۵۶ء کے ہنگامہ خیز دور میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۱ء کے ہوش ربا دور میں وہیں فوت ہوئے۔ آج ان کی علمی، دینی، اور سیاسی خدمات کا اعتراف بین الاقوامی سطح پر کیا جا رہا ہے، بڑے بڑے علماء و مشائخ' ڈاکٹر اور دانشور، ان کے بارے میں اظہار خیال کر چکے ہیں، بہت سے داد تحقیق دے رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ بقول مولانا کوثر نیازی یہ حضرات اس سمندر کے کناروں کی سیر کر رہے ہیں، ابھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے۔

فخر عالم اسلام، پاکستانی ایٹمی سائنسدان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان لکھتے ہیں:

''آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا' استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں، اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا کہ جس کی تصانیف، تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب بپا کر دیا۔ امام صاحب کی شخصیت جذبہ

عشق رسول سے لبریز تھی۔ آپ کی ساری زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم سے وفاشعاری کا نشان مجسم تھی۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے، سورج کو حرکت پذیر اور محو گردش ثابت کرنے کے ضمن میں آپ کے دلائل بڑے اہمیت کے حامل ہیں۔

آج جبکہ ہمارا معاشرہ فروعی، لسانی اور نام نہاد جدید فرقوں کے گروہوں میں منقسم نظر آتا ہے، جب کہ دوسری طرف ہمارا دشمن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی گھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو کر ہم آج بھی ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں''۔

(ڈاکٹر عبدالقدیر خان: تحریر ۲۴ مئی ۱۹۹۸ء)

علامہ اقبال نے امام احمد رضا کے افکار کا مطالعہ کیا تھا اور ان سے متاثر بھی تھے، غالباً ۱۹۳۲ء میں پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری کے ہاں علی گڑھ میں دعوت کے موقع پر امام احمد رضا کا ذکر نکل آیا، علامہ نے جو کچھ کہا وہ اس محفل میں حاضر ڈاکٹر عابد احمد علی نے بیان کیا:

''علامہ مرحوم نے مولانا بریلوی کو خراج عقیدت و تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کے دور آخر میں ان جیسا طبّاع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا، سلسلہء کلام

جاری رکھتے ہوئے علامہ مرحوم نے فرمایا کہ میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے یہ رائے قائم کی ہے''۔

(محمد مسعود احمد، ڈاکٹر: امام احمد رضا اور عالمی جامعات (۱۹۹۸ء) ص ۸)

گزشتہ صدی عیسوی کے آخری تین عشروں میں دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر جو کام ہوا ہے اور اس وقت ہو رہا ہے، ایم فل اور پی-ایچ-ڈی کے مقالے لکھے جارہے ہیں غالباً اتنا کام کسی دوسری شخصیت پر نہیں ہوا، وجہ یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کا علمی اور تحقیقی کام اتنا ہے کہ اتنی کاوشوں کے باوجود اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکا۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں ؎

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

بریلوی نیا فرقہ نہیں

امام احمد رضا بریلوی کے افکار و نظریات کی بے پناہ مقبولیت سے متاثر ہو کر مخالفین نے ان کے ہم مسلک علماء و مشائخ کو بریلوی کا نام دے دیا۔ مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ دوسرے فرقوں کی طرح یہ بھی ایک نیا فرقہ ہے جو سرزمین ہند میں پیدا ہوا ہے۔

ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی اہل حدیث لکھتے ہیں:

''یہ جماعت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی مدعی ہے، مگر دیوبندی مقلدین (اور یہ بھی بجائے خود ایک جدید اصطلاح ہے) یعنی تعلیم یافتگانِ مدرسہ دیوبند اور ان کے اتباع انہیں ''بریلوی'' کہتے ہیں''۔

جبکہ حقیقت حال اس سے مختلف ہے۔ بریلی کے رہنے والے یا اس سلسلہ

سے شاگردی یا بیعت کا تعلق رکھنے والے اپنے آپ کو بریلوی کہیں تو یہ ایسے ہی ہو گا، جیسے کوئی اپنے آپ کو قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی کہلائے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ خیرآبادی، بدایونی، رامپوری سلسلہ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو علماء بریلی کا ہے، کیا ان سب حضرات کو بھی بریلوی ہی کہیں گے؟ اسی طرح اسلاف کے طریقے پر چلنے والے قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی اور رفاعی مخالفین کی نگاہ میں بریلوی ہی ہیں۔
خود مخالفین بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ لوگ قدیم طریقوں پر کاربند رہے۔ مشہور مورخ سلیمان ندوی جن کا میلان طبع اہل حدیث کی طرف تھا، لکھتے ہیں:

"تیسرا فریق وہ تھا جو شدّت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو اہل سنت کہتا رہا۔ اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے"۔

حیات شبلی ص ۴۶ (بحوالہ تقریب تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۲۲)

شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

"انہوں (امام احمد رضا بریلوی) نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی"۔

موج کوثر، طبع ہفتم ۱۹۶۶ء ص ۷۰ (بحوالہ سابقہ)

اہل حدیث کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

"امرتسر میں مسلم، غیر مسلم آبادی (ہندو سکھ وغیرہ) کے مساوی ہے، اسّی سال قبل پہلے سب مسلمان اسی خیال کے تھے، جن کو بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے"۔

شمع توحید (مطبوعہ سرگودھا) ص ۴۰

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے ۱۹۸۲ء ایک مقالہ ''امام احمد رضا اور عالمی جامعات'' کے نام سے لکھا ، جو اسی سال معارف رضا، کراچی کے سالانہ مجلّہ میں شائع ہوا، ۱۹۹۰ء میں کچھ اضافوں کے ساتھ رضا انٹرنیشنل اکیڈمی، صادق آباد نے اسے کتابی صورت میں شائع کیا- ۱۹۹۸ء میں ادارہ مسعودیہ، کراچی نے اسے ڈاکٹر اقبال احمد قادری کے ضمیمہ کے ساتھ شائع کیا جس میں ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۷ء تک امام احمد رضا پر ہونے والی تحقیقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

درج ذیل سطور میں امام احمد رضا پر کی جانے والی بعض قدیم اور جدید تحقیقات کا ''امام احمد رضا اور عالمی جامعات'' سے استفادہ کرتے ہوئے تذکرہ کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پروفیسر مولانا محمد اشفاق جلالی، امام احمد رضا کی عربی تصنیف "الزلال الأنقیٰ من بحر سبقۃ الأتقیٰ " پر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، سابق صدر شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی کی نگرانی میں پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

حافظ محمد سلیم نے پنجاب یونیورسٹی میں ایم-اے اسلامیات کے لئے امام احمد رضا پر مقالہ پیش کیا۔

فاضل نوجوان عطاء الرحمٰن نے پنجاب یونیورسٹی شعبہ ایجوکیشن میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا امجد علی اعظمی (صاحب بہار شریعت) پر مقالہ پیش کیا جو جون ۲۰۰۱ء میں منظور ہو گیا۔

یاد رہے کہ اس یونیورسٹی میں سب سے پہلے پروفیسر صدیق اکبر زید مجدہ نے

ایم اے کا مقالہ لکھا اور امام احمد رضا بریلوی کا رسالہ مبارکہ "الإجازات المتينة" ایڈٹ کر کے پیش کیا۔

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

جامعہ میں حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی کی نگرانی میں رضا فاؤنڈیشن قائم ہے، جس کے زیر اہتمام فتاویٰ رضویہ کی عربی اور فارسی عبارات کے تراجم اور حوالہ جات کی تخریج (جلد اور صفحہ کی نشاندہی) نئی کتابت اور پیرابندی کے ساتھ تا حال (جولائی ۲۰۰۱ء) بیس جلدیں چھپ چکی ہیں۔ یاد رہے کہ تمام جلدوں کا سائز ایک ہے اور حجم تقریباً برابر۔

ایک اہم کام یہ ہو گیا ہے کہ امام احمد رضا کی تصنیف لطیف "الدولة المكية" اور اس کے مبسوط حاشیہ "إنباء الحيّ أن كلامه المصون تبيان لكل شئ" (قرآن پاک ہر شے کا بیان ہے) کی تخریج اور پیرابندی کے ساتھ کمپوزنگ ہو چکی ہے، عنقریب یہ دونوں عربی کتابیں تقریباً چھ سات سو صفحات پر چھپ کر منظر عام پر آئیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں امام احمد رضا بریلوی کے شاگرد اور خلیفہ مولانا علامہ محمد ظفر الدین بہاری نے امام احمد رضا کی تصانیف سے احادیث مبارکہ جمع کر کے چھ جلدوں میں ایک مجموعہ "صحيح البهاری" کے نام سے مرتب کیا تھا، اس کی دوسری جلد پہلے ہندوستان پھر پاکستان سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ جلد ۹۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ابھی تک نہیں چھپی، یہ جلد عقائد پر مشتمل ہے، فاضل جلیل مولانا علامہ محمد عباس رضوی نے اس کی تخریج کی ہے، اب یہ جلد منتظر اشاعت ہے۔

رضا فاؤنڈیشن نے کچھ عرصہ پہلے امام احمد رضا بریلوی کے رسائل کے دو مجموعے شائع کئے تھے (۱) نوروسایہ (۲) ردمرزائیت۔

۱۹۹۸ء میں جامعہ ازہر کے استاذ ڈاکٹر سید حازم کی تالیف لطیف "الإمام الأکبر المجدد محمد أحمد رضا خان و العالم العربی" (عربی) شائع کی جو ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے متعدد طلباء نے تنظیم المدارس کے درجہ عالمیہ (دورہ حدیث) کے امتحان کے لئے امام احمد رضا کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر مقالات لکھے ہیں، ان میں سے چند عنوانات یہ ہیں:

۱۔ فاضل بریلوی اور علم طبعیات	۱۹۸۳ء	مولانا غلام مصطفیٰ
۲۔ امام احمد رضا اور رد عیسائیت	۱۹۸۷ء	مولانا ممتاز احمد سدیدی
۳۔ امام احمد رضا بحیثیت مرجع العلماء	۱۹۸۸ء	مولانا خادم حسین رضوی
۴۔ فاضل بریلوی اور اصول حدیث	۱۹۹۴ء	مولانا خادم حسین نوشاہی
۵۔ فاضل بریلوی اور اصول فقہ	۱۹۹۴ء	مولانا شوکت علی قادری

مکتبہ قادریہ، لاہور

راقم نے احباب کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر یہ مکتبہ ۱۹۷۴ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں مسلک رضا اور فکر رضا کی اشاعت کے لئے قائم کیا، راقم نے ۱۹۷۰ء میں یاد اعلیٰ حضرت لکھی، ۱۹۷۲ء میں سوانح سراج الفقہاء مع فتویٰ امام احمد رضا لکھی جو اسی سال لاہور سے شائع ہوئی، احسان الٰہی ظہیر نے البریلویہ لکھی جس میں غلط بیانیوں کے طومار باندھ دئے گئے تھے، راقم نے اس کے جواب میں اردو میں

اندھیرے سے اجالے تک'' لکھی (۱۹۸۵ء) پھر ''شیشے کے گھر'' (۱۹۸۶ء) لکھی بعد ازاں یہ دونوں کتابیں ۱۹۹۱ء میں ''البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' کے نام سے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کے مقدمہ کے ساتھ شائع کی گئیں، اوراس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ ۱۹۹۶ء میں البریلویہ کے جواب میں راقم کی عربی کتاب "من عقائد أهل السنة" شائع کی گئی۔ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں مختلف اداروں کے تعاون سے یہیں سے امام احمد رضا کا عربی دیوان ''بساتین الغفران'' شائع کیا گیا، جسے جامعہ ازہر کے کلیۃ اللغات والترجمہ کے استاذ ڈاکٹر سید حازم محمد احمد المحفوظ نے ترتیب دیا۔

الحمدللہ! امام احمد رضا سے متعلق راقم کے درج ذیل رسائل شائع ہوئے:

۱۔ الإمام أحمد رضا الحنفی القادری فی میزان الإنصاف (عربی) یہ مقالہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۷ء کو ہولی ڈے ان، اسلام آباد میں انجمن طلباء اسلام کے زیر اہتمام منعقد کانفرنس میں پڑھا گیا۔

۲۔ فی ظلال الفتاوی الرضویه (عربی) یہ مقالہ ۱۹ جولائی کو ہولی ڈے ان اسلام آباد میں ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقد ''بین الاقوامی امام ابوحنیفہ کانفرنس'' میں پڑھا گیا۔

یہ دونوں مقالے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان نے ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں شائع کیے۔

۳۔ خلفاء امام احمد رضا: ترتیب: محمد عبدالستار طاہر، یہ مجموعہ رضا اکیڈمی، لاہور نے ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء میں شائع کیا۔

۴۔ تکریم ثلاثة من علماء مصر (عربی) ۲ جمادی الآخرة ۱۴۲۰ھ/ ۱۴ستمبر ۱۹۹۹ء کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان نے تین مصری علماء کو رضویات پر قابل قدر کام کرنے پر گولڈ میڈل دیا، اس تقریب میں راقم بھی شریک تھا، یہ تقریب جامعہ ازہر شریف کے کلیة اللغات والترجمه میں منعقد ہوئی۔ راقم نے اس تقریب کا حال عربی میں قلم بند کیا جسے ادارہ تحقیقات نے ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء میں شائع کیا۔

۵۔ منظر اسلام بریلی شریف کا صد سالہ جشن۔ یہ رسالہ رضا اکیڈمی، لاہور نے ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں شائع کیا۔

۲۰۰۰ء میں راقم کے مقالات کا مجموعہ الممتاز پبلی کیشنز، لاہور نے ''مقالات رضویہ'' کے نام سے شائع کیا، جسے محترم محمد عبدالستار طاہر نے ترتیب دیا۔

عزیزم ممتاز احمد سدیدی حفظہ اللہ تعالیٰ (راقم کے بڑے بیٹے) نے ۱۹۸۷ء میں تنظیم المدارس کے تحت عالیہ (دورہ حدیث) کا امتحان دینے کے لئے ایک مقالہ لکھا اور پورے ملک میں دوسری پوزیشن حاصل کی، اس مقالے کا عنوان تھا ''امام احمد رضا اور ردعیسائیت'' بعدازاں جامعہ ازہر شریف میں ایم فل کا مقالہ لکھا، جس کا عنوان تھا ''الشیخ أحمد رضا شاعراً عربیاً'' الحمدللہ ۲۵ جولائی ۱۹۹۹ء کو مناقشہ (وائیوا) ہوا اور بدرجہ ممتاز کامیابی حاصل کی، یاد رہے کہ یہ مقالہ فتاویٰ رضویہ سائز کے سوا سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔

فاضل نوجوان مولانا ممتاز احمد سدیدی نے امام احمد رضا کے درج ذیل رسائل کا عربی میں ترجمہ کیا:

۱۔إقامة القيامة على طاعن القيام لنبى تهامة — شائع کردہ مکتبہ قادریہ، لاہور

۲۔طرد الأفاعی عن حمی حام رفع الرفاعی — معارف نعمانیہ، لاہور

۳۔الزمزمة القمرية فی الذب عن الخمرية — (کمپوز ہوگیا ہے)

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کے ایک مقالہ کا ترجمہ درج ذیل عنوان سے کیا:

دور الشیخ أحمد رضا البریلوی فی المقاومة علی البدع و الردعليها

مولانا کوثر نیازی کے مقالہ کا اس عنوان سے ترجمہ کیا:

الإمام أحمد رضا البریلوی وشخصیته الموسوعیته

مجلس رضا، لاہور

۱۹۶۸ء میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری، قاضی عبدالنبی کوکب، مولانا باغ علی نسیم رحمہم اللہ تعالیٰ اور چند دیگر حضرات نے مل کر لاہور میں یوم رضا منانے کی داغ بیل ڈالی، برکت علی ہال، موچی دروازہ میں شایان شان طریقے سے یوم رضا منایا گیا، اسی سال مجلس رضا کی بنیاد رکھی گئی اور بیسیوں کتابیں لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے پاکستان اور دیگر ممالک میں تقسیم کی گئیں، حکیم صاحب کا اہم کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے ارباب تحقیق کی نہ صرف علمی راہنمائی کی بلکہ عملی طور پر مواد بھی فراہم کیا۔ حکیم صاحب جب مجلس رضا سے مستعفی ہوگئے تو علامہ اقبال احمد فاروقی نے مجلس کا کام اپنے ذمہ لے لیا، وہ ماہنامہ جہان رضا شائع کرتے ہیں، جس میں امام احمد رضا پر لکھے جانے والے مقالات بھی شائع کئے جاتے ہیں اور ان کے متعلق ہونے والے کام کی خبریں بھی شامل ہوتی ہیں، خود علامہ صاحب کے اداریئے اور مقالات ادبی اور فکری

اعتبار سے خاصے کی چیز ہوتے ہیں۔

رضا اکیڈمی، لاہور

الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی مرید حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ) روز اول سے مجلس رضا، لاہور سے منسلک رہے، حاجی صاحب ہی مجلس کے خازن اور ناظم نشر واشاعت رہے، بعض ناگفتہ بہ وجوہ کی بنا پر ۱۹۸۶ء میں رضا اکیڈمی قائم کی جو اس وقت تک تقریباً دو سو کتابیں شائع کر کے مفت تقسیم کر چکی ہے، زیادہ تر مطبوعات امام احمد رضا کے افکار اور ان کی علمی، دینی، ادبی، سیاسی اور فقہی مساعی جمیلہ پر مشتمل ہیں، کچھ مطبوعات میں اہل سنت کے دوسرے بزرگوں کا تذکرہ ہے، اکیڈمی کی مطبوعات اردو، عربی، فارسی، انگلش اور پشتو زبانوں میں طبع ہوئی ہیں۔ حاجی محمد مقبول احمد قادری ان لوگوں میں سے ہیں جو مخالفتوں کے طوفانوں میں کام کرنا جانتے ہیں، وہ باتیں بنانے پر نہیں، عمل پر یقین رکھتے ہیں، مولائے کریم ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کچھ دوسرے ادارے

فاضل علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ، فصیح روڈ، لاہور نے تقریباً پونے چھ سو صفحات پر مشتمل ''شرح سلام رضا'' لکھی جسے اہل علم نے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا، مولانا علامہ محمد اکرم ازہری اور علامہ محمد سعید ازہری صاحبان نے امام احمد رضا کی تصنیف لطیف ''الزبدة الزكية'' کا عربی میں ترجمہ کیا، جس کی کمپوزنگ مدینہ منورہ میں ہوئی، نظر ثانی اور پروف ریڈنگ راقم نے کی۔

ادارہ معارف نعمانیہ، شاد باغ، لاہور نے رضا اکیڈمی کے انداز پر خوبصورت

لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا۔ مکتبہ قادریہ، مکتبہ نبویہ، ضیاء القرآن، نوری کتب خانہ، فرید بک سٹال، پروگریسو، شبیر برادرز، مکتبہ نوریہ، مسلم کتابوی، مکتبہ المدینہ نے امام احمد رضا کے متفرق رسائل اور تصانیف شائع کیں۔

حزب القادریہ، لاہور نے امام احمد رضا کے رسالہ مبارکہ "طرد الأفاعي" اور "الوظيفة الكريمه" کا عربی ترجمہ شائع کیا ہے، اس کے علاوہ متعدد عربی کتابیں شائع کی ہیں --- رضا دار الاشاعت، لاہور نے ۱۹۹۸ء میں فاضل نوجوان، علامہ غلام مصطفیٰ مجددی کی نہایت اہم تصنیف مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا شائع کی۔

فاضل نوجوان مولانا علامہ محمد عیسیٰ رضوی قادری نے فتاویٰ رضویہ اور امام احمد رضا کی دیگر تصانیف میں مذکور احادیث جمع کر کے انہیں کتب حدیث کے انداز میں تین جلدوں میں "امام احمد رضا اور علم حدیث" کے نام سے مرتب کیا، جن میں سے پہلی دو جلدیں رضوی کتاب گھر، دہلی نے اور تیسری جلد جامعہ رضویہ مظہر اسلام، گرسہائے گنج، ضلع قنوج نے ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں شائع کی۔

ایسا ہی ایک عظیم کام مولانا علامہ محمد حنیف خان مدظلہ استاذ جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف نے کیا ہے، انہوں نے نہ صرف ہر حدیث کے متعدد حوالے فراہم کئے ہیں بلکہ احادیث مبارکہ سے امام احمد رضا بریلوی کے استخراج کردہ فوائد بھی بیان کئے ہیں، ان کا یہ کام پانچ چھ جلدوں میں عنقریب منظر عام پر آئے گا۔ ان شاء اللہ۔

کراچی یونیورسٹی، کراچی

(۱) کراچی یونیورسٹی کے شعبہ ارضیات کے استاد، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے

اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ تعالی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کر لی ہے:

کنز الایمان اور معروف قرآنی تراجم

یہ مقالہ ساڑھے سات سو صفحات پر مشتمل ہے اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ۱۹۹۹ء میں شائع کر دیا ہے۔

(۲) اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کی نگرانی میں وفاقی گورنمنٹ اردو آرٹس کالج، کراچی کے استاذ پروفیسر محمد اسحاق مدنی ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہے ہیں جس کا عنوان ہے:

برصغیر کی سیاسی تحریکات میں فتاویٰ رضویہ کا حصہ

(۳) پروفیسر سید رئیس احمد، استاذ شعبۂ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی، اسی شعبہ کے استاذ پروفیسر ڈاکٹر محمد جلال الدین نوری کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہے ہیں:

امام احمد رضا اور عائلی قوانین

اسما نظام لیکچرار اردو کالج، کراچی، کراچی یونیورسٹی شعبہ اردو کے استاد پروفیسر ڈاکٹر یونس حسنی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ایم فل کر رہی ہیں:

امام احمد رضا بحیثیت مسلم مفکر

پروفیسر عاشق حسین چغتائی، ڈاکٹر عبد الرشید صدر شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا بریلوی کی دینی خدمات

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

یہ ادارہ ۱۹۸۰ء میں معرض وجود میں آیا، سید محمد ریاست علی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے احباب کی ایک جماعت کے ساتھ اس کی بنیاد رکھی، اس ادارے کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اسے بین الاقوامی ماہر رضویات اور مفکر اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کی سرپرستی حاصل ہے، ۲۷ جمادی الآخرۃ، ۳ جنوری ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء کو سید صاحب انتقال فرما گئے، ان کے بعد سید محمد وجاہت رسول قادری اس ادارے کے صدر اور ڈاکٹر مجید اللہ قادری اس کے جنرل سیکریٹری ہیں۔

یہ ادارہ ہر سال کراچی اور اسلام آباد فائیو سٹار ہوٹل میں امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرتا ہے، جس میں جدید اور قدیم تعلیم یافتہ حضرات سے مقالے لکھوانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، جہاں بھی کوئی محقق امام احمد رضا بریلوی پر تحقیق کرتا ہے یہ ادارہ اس کی علمی امداد کرتا ہے، نیز انہیں گولڈ میڈل سے نوازتا ہے، یہاں تک کہ رضویات پر کام کرنے والے تین سکالروں کو جامعہ ازہر شریف میں محفل منعقد کر کے گولڈ میڈل پیش کیا۔

یہ ادارہ ہر سال ''معارف رضا'' کے نام سے ضخیم سالنامہ شائع کرتا رہا ہے، نیز خوبصورت تعارفی بروشر بھی شائع کرتا ہے جو وقیع پیغامات پر مشتمل ہوتا ہے۔ جنوری ۲۰۰۰ء سے ''معارف رضا'' کو ماہنامہ بنا دیا گیا ہے، اس کے علاوہ یہ ادارہ اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور پشتو میں متعدد کتابیں شائع کر کے تقسیم کر چکا ہے۔ حال ہی میں پروفیسر صاحب کی سرپرستی میں ایک ادارہ ''الرابطہ انٹرنیشنل'' قائم ہوا ہے جو بین الاقوامی سطح پر اہل سنت و جماعت کے نظریات کا پرچار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام رفقاء ادارہ کی مساعی

جمیلہ کو قبول فرمائے اور پردہ غیب سے وسائل کے دروازے کھول دے، حقیقت یہ ہے کہ اس ادارے کی کوششیں لائق قدر ہیں۔

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

اس یونیورسٹی کے ایک شعبہ ''ادارہ تحقیقات اسلامی'' سے علامہ جی اے حق محمد فتاویٰ رضویہ کی تلخیص و ترتیب جدید میں مصروف ہیں، اس وقت تک پندرہ جلدوں کی تلخیص کر چکے ہیں، یہ خلاصہ ادارہ تحقیقات کی طرف سے شائع کیا جائے گا۔

اسی یونیورسٹی سے سید عتیق الرحمٰن شاہ بخاری درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھ چکے ہیں:

الإمام أحمد رضا و آثاره الأدبية باللغة العربية نثرا و نظما

(امام احمد رضا اور عالمی جامعات (ضمیمہ) ص ۷۷۔۷۶)

ادارہ تحقیقات اسلامی کے پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد طفیل نے فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے دو تحقیقی مقالے لکھے جو معارف رضا میں چھپ چکے ہیں:

۱۔ قرآن حکیم فتاویٰ رضویہ کا اولین مأخذ

۲۔ فتاویٰ رضویہ کے فقہی مصادر

(امام احمد رضا اور عالمی جامعات (ضمیمہ) ص ۷۷۔۷۶)

پشاور یونیورسٹی، پشاور

مولانا فیض الحسن فیضی ایم فل کا مقالہ درج ذیل عنوان پر لکھ رہے ہیں:

امام احمد رضا کی عربی خدمات

مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

(۱) اس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہروی مدظلہ العالی (استاذ شعبہ اردو) سجادہ نشین مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ، امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان حدائق بخشش کے مختلف ایڈیشنوں کی روشنی میں ایک مستند ایڈیشن کی ترتیب میں مشغول ہیں۔

(۲) ڈاکٹر محمود حسین بریلوی (لیکچرار بریلی کالج روہیلکھنڈ یونیورسٹی، بریلی) نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے درج ذیل عنوان پر ایم فل کا مقالہ لکھا ہے:

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی عربی ادب میں خدمات

روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مدظلہ نے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کیا:

اردو نعت گوئی کی تاریخ میں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا مقام ومرتبہ

ڈاکٹر صاحب امام احمد رضا بریلوی پر نئے سے نئے عنوان پر متعدد مقالات لکھ چکے ہیں۔

مولانا مختار احمد بہیڑوی درج ذیل عنوان پر پروفیسر وسیم بریلوی (صدر شعبہ اردو، روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی) کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا کی اردو نثر نگاری

پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ

ڈاکٹر حسن رضا خان نے امام احمد رضا کے فقہی مقام پر ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹریٹ کیا، ان کا مقالہ ''فقیہ اسلام'' کے عنوان سے ۱۹۸۱ء میں الٰہ آباد سے چھپا، پھر پاکستان میں بھی شائع ہوا، یہ مقالہ ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس یونیورسٹی کا

اعزاز یہ ہے کہ اس میں سب سے پہلے امام احمد رضا پر تحقیق کا آغاز ہوا۔

مگدھ یونیورسٹی، گیا (انڈیا)

مولانا غلام جابر مصباحی مدرس مرکز الثقافة السنية ، کالیکٹ، کیرالہ پروفیسر علیم اللہ حالی (صدر شعبہ اردو، مگدھ یونیورسٹی، گیا) کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات

ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، آرہ بہار (انڈیا)

محمد امجد رضا قادری اس یونیورسٹی سے پروفیسر طلحہ برق رضوی کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں

بمبئی یونیورسٹی، بمبئی

سید محمد عارف علی رضوی اس یونیورسٹی سے ڈاکٹر نظام الدین گوریکر (ڈائریکٹر انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ممبئی یونیورسٹی ممبئی) کی راہنمائی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں:

اردو کے اصلاحی ادب میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا حصہ

کانپور یونیورسٹی، کانپور

ڈاکٹر سراج احمد بستوی نے پروفیسر سید ابوالحسنات حقی (صدر شعبہ اردو، کانپور یونیورسٹی) کی سرپرستی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کر لیا ہے:

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی نعتیہ شاعری

ہندو یونیورسٹی، بنارس

۱۔ طیب علی رضا، ہندو یونیورسٹی، بنارس سے ڈاکٹر قمر جہاں (صدر شعبہ اردو، ہندو یونیورسٹی، بنارس) کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کرر ہے ہیں:

امام احمد رضا خان حیات اور کارنامے

۲۔ مولانا غلام یحییٰ مصباحی نے اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹر حنیف نقوی (صدر شعبہ اردو) کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کرلیا ہے۔ عنوان یہ ہے:

بریلوی علماء کی ادبی خدمات

میسور یونیورسٹی، میسور، کرناٹک

مولانا غلام مصطفیٰ نجم القادری، ڈاکٹر جہاں آرا بیگم (صدر شعبہ اردو) کی نگرانی میں درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کرر ہے ہیں:

امام احمد رضا کا تصور عشق

کلبرگہ یونیورسٹی، کلبرگہ

پروفیسر سعید احمد (لیب انچارج، ہندو کالج، کرناٹک) اس یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے کے لئے درج ذیل مقالہ تیار کرر ہے ہیں:

امام احمد رضا کی اردو ادب میں خدمات کا جائزہ

ہمدرد یونیورسٹی، نیو دہلی

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (استاد شعبہ تقابل ادیان، اسلامک اسٹڈیز ہمدرد یونیورسٹی، نیو دہلی) نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے (یہ مقالہ پاک و ہند میں چھپ چکا ہے)

امام احمد رضا اور مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار

۲۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی (ریڈر ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی) نے امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان حدائق بخشش پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے، جس میں حدائق بخشش کا فنی اور عروضی جائزہ لیا گیا ہے، چند مشکل اشعار کا مطلب بھی بیان کیا گیا ہے، نیز متن کی صحت کے لئے خاص کوشش کی گئی ہے۔ جسے رضا اکیڈمی، ممبئی نے حدائق بخشش (مطبوعہ ممبئی ۱۹۹۷ء) کے ساتھ شائع کیا ہے، حدائق بخشش کا یہ ڈیلکس ایڈیشن آرٹ پیپر پر انتہائی دلکش انداز میں رضا اکیڈمی، ممبئی نے شائع کیا۔

جامعہ ملیہ، دہلی

پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین (ڈائریکٹر ذاکر حسین انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ، دہلی) نے انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۱ء کے لئے تحقیقی وتنقیدی مقالہ لکھا:

مولانا آزاد کا محاسبہ، بریلوی نقطہ نظر

جسے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے مقالات کے عنوان سے شائع کیا۔

کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک (امریکا)

ایک ہندو خاتون ریسرچ سکالر، ڈاکٹر اوشا سانیال نے امام احمد رضا کے حوالے سے اس یونیورسٹی سے درج ذیل عنوان پر ڈاکٹریٹ کیا ہے:

A History of the Berelwi Movement in British India

1900............1947

ان کا یہ مقالہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی (ہندوستان) نے

Devotional Islam and Politics Ahmad Riza Khan Barelwi And His Movement, 1870 1920

کے نام سے کتابی صورت میں شائع کردیا ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی کے سابق پروفیسر، نومسلم انگریز ڈاکٹر محمد ہارون نے امام احمد رضا کے حوالے سے متعدد مقالے لکھے، وہ ۱۹۸۸ء میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ محمد الیاس کی فرمائش پر امام رضا پر کام کرنا شروع کیا۔ اور حق یہ ہے کہ ان سے بہتر کسی نے امام کی تفسیر پر کام نہیں کیا۔ کنزالایمان کی بنیاد پر قرآن پاک کے سلیس انگریزی ترجمہ اور تفسیر پر کام کرتے رہے، انہوں نے رضا اکیڈمی، برطانیہ کی سرپرستی بھی قبول کرلی تھی، ۲۶ فروری ۱۹۹۸ء کو دار فانی سے رحلت فرما گئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔

رضا اکیڈمی، برطانیہ

حضرت علامہ پیر طریقت پیر معروف حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کے بڑے بھائی حضرت سید ابواعمال برق نوشاہی کے مرید جناب محمد الیاس کشمیری نے یہ اکیڈمی پچاس سال سے قائم کی ہوئی ہے، جس کی طرف سے ایک سو کے قریب انگریزی کتب شائع کر کے سپلائی کر چکے ہیں، ان میں سے اکثر امام احمد رضا کی تصانیف کے ترجمے ہیں۔ ۱۹۸۵ء سے ''دی اسلامک ٹائمز'' کے نام سے ایک ماہنامہ اردو اور انگلش میں نکال رہے ہیں اور پوری دنیا میں بھجواتے ہیں۔

محترم محمد الیاس کشمیری کسی دارالعلوم کے فاضل نہیں ہیں، لیکن وہ اسلام اور مسلک اہلِ سنت کا پیغام مسلمانوں اور غیر مسلموں تک پہنچانے کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں، انہیں یہ فکر کھائے جارہی ہے کہ ہمیں اسلام اور سنیت کا پیغام اپنی نئی نسل تک کس

طرح مؤثر انداز میں پہنچانا چاہیے؟انہیں اس بات سے عار نہیں ہے کہ وہ خود ہی چھپے ہوئے کاغذوں کو فولڈ کر رہے ہیں، خود ہی پن لگا رہے ہیں، خود ہی پوسٹ کر رہے ہیں اور جس ہال میں جلسہ ہو وہاں خود کتابیں اٹھا کر لے جا رہے ہیں اور سٹال لگا رہے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ان کا تبلیغ دین کا یہ جذبہ عامۃ المسلمین کے لئے ہی نہیں بلکہ علماء کے لئے بھی مشعل راہ ہونا چاہیے۔

سنی دارالاشاعت، مبارکپور

حضرت بحرالعلوم مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی مدظلہ العالی شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی، ضلع مئو، انڈیا کی مساعی جمیلہ سے فتاویٰ رضویہ کی چار جلدیں (۸،۷،۶،۵) پہلی بار زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہیں،ابھی حال (۲۰۰۰ء) ہی میں امام احمد رضا کی نہایت اہم تصنیف "شمائم العنبر فی أدب النداء بین یدی المنبر" آپ ہی کی کوشش سے عربی، اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے،اس کی اشاعت کا اہتمام رضا اکیڈمی، ممبئی نے کیا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت حضرت بحرالعلوم کے بار احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

رضا اکیڈمی، ممبئی

مجاہد سنیت جناب محمد سعید نوری مدظلہ حضور مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید جاں نثار ہیں۔مسلک اہل سنت و جماعت کی خدمت واشاعت کے لئے ہر دم کمر بستہ،انہوں نے ممبئی میں اپنے احباب کے تعاون سے رضا اکیڈمی قائم کی ہے۔ اکیڈمی نے امام احمد رضا کے ایک سو رسائل کا سیٹ بیک وقت شائع کیا ہے، فتاوی رضویہ کی پہلی جلد کے پہلے ایڈیشن کا عکس شائع کیا ہے۔شمائم العنبر عربی اردو کا

پہلا ایڈیشن بھی اکیڈمی نے شائع کیا ہے، حدائق بخشش کا ڈیلکس ایڈیشن بڑی آب وتاب کے ساتھ شائع کیا ہے، اس سے پہلے اتنی سج دھج کے ساتھ حدائق بخشش شائع نہیں ہوئی، اکیڈمی ہی کے تعاون سے فاروقیہ بک ڈپو، دہلی نے درسی کتابیں شائع کی ہیں، اکیڈمی ہر سال کئی رنگوں سے مزین کئی صفحوں پر مشتمل کیلنڈر شائع کرتی ہے جس کے صفحات پر امام احمد رضا کے اشعار اور ان کا پس منظر تصویروں کی صورت میں اجاگر کیا جاتا ہے۔ اکیڈمی نے رضویات پر قابل قدر کام کرنے والے علماء کو امام احمد رضا ایوارڈ اور گراں قدر رقوم کا نقد نذرانہ بھی پیش کیا ہے، فقیہ اعظم ہند مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اکیڈمی ہی کے زیر اہتمام چاندی سے تولا گیا۔ یہ اکیڈمی رضویات پر کام کرنے والے دیگر علماء کی بھی ہر ممکن حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

جامعہ ازہر شریف، قاھرہ

امام احمد رضا کے دنیائے عرب کے علماء سے وسیع تعلقات تھے، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، شام، لبنان، عراق اور مصر کے علماء نے ان کی تصانیف الدولۃ المکیۃ وغیرہ پر تقریظات لکھیں، لیکن بعد میں یہ رابطہ قائم نہ رہ سکا۔

سابقہ تعلقات کی تجدید کی سبیل یوں پیدا ہوئی کہ ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء میں پنجاب یونیورسٹی شعبہ عربی کے استاذ ڈاکٹر محمد مبارز ملک رحمہ اللہ تعالیٰ تین ماہ کے دورے پر جامعہ ازہر شریف، قاھرہ گئے تو راقم نے انہیں عربی کی کچھ کتابیں دیں جن میں مسلک اہل سنت و جماعت اور امام احمد رضا کا تعارف تھا اور انہیں کہا کہ جامعہ ازہر شریف کی لائبریری میں جمع کرا دیں یا وہاں کے اساتذہ کو پیش کر دیں، ڈاکٹر صاحب کا قیام ڈاکٹر سید محمد حازم کے پاس رہا، کچھ کتابیں انہیں پیش کیں، اس طرح

امام احمد رضا کے تعارف کا نیا دور شروع ہوا، ان ہی کتابوں میں ڈاکٹر سید محمد حازم نے امام احمد رضا کے بعض عربی اشعار پڑھے تو انہیں امام احمد رضا کی شاعری کا تعارف ہوا۔

۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر سید محمد حازم محمد احمد بحیثیت وزٹنگ پروفیسر پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں تشریف لائے تو انہیں امام احمد رضا کے عربی دیوان کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کا عربی دیوان تو ابھی کسی نے مرتب ہی نہیں کیا، سید صاحب نے امام احمد رضا کے عربی کلام کی تلاش شروع کر دی، جامعہ نظامیہ رضویہ کی لائبریری اور مکتبہ قادریہ سے رابطہ رکھا، چھ ماہ کی شبانہ روز کاوش سے امام احمد رضا کا عربی دیوان بساتین الغفران کے نام سے مرتب کر دیا جو آٹھ سو سے زیادہ اشعار اور ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے، راقم نے اس پر نظر ثانی کی، کمپوزنگ کے بعد پروف ریڈنگ کی، اشعار پر کاتب سے حرکات و سکنات لگوائیں اور مختلف اداروں سے تعاون حاصل کر کے اسے شائع کیا، الحمد للہ تعالیٰ۔ اس کام پر راقم کے دو سال صرف ہو گئے۔

جامعہ از ہر شریف قاہرہ میں دو اہم کام ہوئے:

۱۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد، عزیز اور دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف کے فاضل علامہ مشتاق احمد شاہ نے ایم فل کا مقالہ لکھا اور کامیابی حاصل کی، ان کا عنوان تھا:

الإمام أحمد رضا و أثره فی الفقه الحنفی

امام احمد رضا اور فقہ حنفی میں ان کی خدمات

۲۔ راقم کے بڑے بیٹے علامہ ممتاز احمد سدیدی نے درج ذیل عنوان پر ایم فل کا مقالہ لکھا اور کامیابی حاصل کی:

الشيخ أحمد رضا خان البريلوى الهندى شاعرا عربيا

امام احمد رضا خان بحیثیت عربی شاعر

علامہ ممتاز احمد سدیدی کے ایما پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے جامعہ ازہر شریف کے كلية اللغات و الترجمه کے استاذ ڈاکٹر سید حازم محمد احمد کو ۱۹۹۸ء میں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس میں دعوت دی تو انہوں نے ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ایک مقالہ لکھا جس کا عنوان ہے:

الإمام الأكبر المجدد محمد أحمد رضا خان و العالم العربى

ڈاکٹر سید حازم محمد احمد نے جامعہ ازہر شریف اور قاھرہ کی دوسری یونیورسٹیوں کے اساتذہ کو متوجہ کیا اور ان سے مقالات لکھوائے اور امام احمد رضا کے ۸۰ ویں عرس کے موقع پر جامعہ ازہر شریف، قاھرہ سے ایک مجلّہ درج ذیل عنوان پر شائع کیا:

الكتاب التذكارى..............مولانا الإمام أحمد رضا خان

(۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

یہ کتاب ۳۳۶ صفحات اور دو حصوں پر مشتمل ہے، عربی حصے میں ان حضرات کے مقالات ہیں:

۱۔ فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب مصری

۲۔ جلیل القدر عالم ڈاکٹر عبدالمنعم خفاجی

۳۔ڈاکٹر قطب یوسف زید

۴۔ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس علی

۵۔ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

اردو حصے میں ان حضرات کے مقالات شامل ہیں:

۱۔ڈاکٹر سید حازم محمد احمد المحفوظ

۲۔ پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری

۳۔صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر سید حازم نے آئندہ لکھے جانے والے ۲۰ مقالات کے عنوانات دیئے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ امام احمد رضا پر بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں، سچی بات یہ ہے کہ ان کا کام اہل سنت و جماعت کے نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور اہل سنت ان کے احسان سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔

المنظومة السلامية فى مدح خير البرية

ڈاکٹر سید حازم محمد احمد کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مشہور زمانہ سلام رضا کا عربی نثر میں ترجمہ کیا جسے ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے عربی میں نظم کیا اور ابتدا میں ایک سو پانچ صفحات کا مقدمہ لکھا، جس میں امام احمد رضا کی علمی، ادبی، دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ شیخ فتحی نصار نے یہ کتاب بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے ادارے "الدار الثقافية للنشر" سے شائع کی اور پاک و ہند کے قارئین کے ذوق کے مطابق چار رنگا ٹائٹل شائع کیا۔

ایک اور اہم کام یہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر سید حازم نے امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان

حدائق بخشش کا عربی نثر میں اور ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے عربی نظم میں ترجمہ کیا ہے، یہ ترجمہ قاھرہ سے چھپ گیا ہے۔

جامعہ ازہر قاھرہ کے کلیۃ اللغات و الترجمہ کے استاذ زائر ڈاکٹر نجیب جمال نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب مرتب کیا ہے، جس کا عنوان ہے ''نظارہ روئے جاناں کا'' اس پر مختصر ابتدائیہ بھی لکھا، جسے رضا اکیڈمی، لاہور نے ۱۹۹۹ء میں شائع کر دیا ہے۔

علامہ محمد جمال رضا نے قاھرہ یونیورسٹی سے ایک مقالہ منظور کروایا ہے جس کا عنوان ہے ''امام احمد رضا اور تصوف''۔

المجمع الاسلامی، مبارکپور

ہندوستان کے عظیم ترین دارالعلوم جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے قریب دو کنال کے وسیع رقبے میں المجمع الاسلامی واقع ہے، جس کے سربراہ سرمایہء اہل سنت مولانا علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ ہیں، یہ ادارہ ۱۹۷۶ء میں قائم ہوا اور اب تک ایک سو کے قریب اہم کتابیں شائع کر چکا ہے۔ اس ادارے کی طرف سے شامی پر امام احمد رضا بریلوی کے عربی حاشیہ جدالممتار کی دو جلدیں نہایت آب و تاب اور اہتمام سے چھپ چکی ہیں، پہلی جلد ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء میں اور دوسری جلد ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی، اللہ تعالیٰ اس ادارے کو باقی تین جلدیں بھی شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

الرضا اسلامک سنٹر، ڈیرہ غازیخان

ڈاکٹر محمد مالک (ماہر امراض دماغی ونفسیات، ڈیرہ غازیخان) نے امام احمد

رضا کے کئی جدید سائنسی پہلوؤں پر تحقیقی مقالات تحریر کرکے ماہرین کیلئے نئی راہیں کھول دی ہیں۔

امام احمد رضا اکیڈمی، ساؤتھ افریقہ

یہ اکیڈمی مولانا علامہ عبدالہادی نے قائم کی ہے، اس اکیڈمی کی طرف سے مسلک اہل سنت کی متعدد کتب انگریزی میں چھاپ کر تقسیم کی جا چکی ہیں، امام احمد رضا کے متعدد رسائل کا ترجمہ بھی شائع کر کے تقسیم کیا گیا ہے۔

Website: www.raza.co.za/

حرف آخر

حضرات گرامی! امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ دنیائے عشق ومحبت کے امام ہیں، وہ حضرت حسان بن ثابت، کعب بن زہیر، حضرت بوصیری، جامی، رومی، سعدی، حمد سرایان رب کائنات اور ثناخوانان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سنہری سلسلے کی زریں کڑی ہیں، بقول ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اپنے دور میں دنیائے نعت گوئی میں تاج امامت کے حق دار ہیں، انکے انفاس کی گرمی نے لاکھوں دلوں کو اللہ وحدہ لاشریک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آماجگاہ بنادیا۔

یہ حقیقت بڑے بڑے علماء کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتی ہے کہ انہوں نے اپنی مختصر زندگی میں پچاس سے زیادہ علوم میں ایک ہزار کے قریب تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا۔

ان کی تصانیف میں تین اہم ہیں

۱۔ فتاویٰ رضویہ: رضا فاؤنڈیشن لاہور کی طرف سے اس کی بیس

جلدیں چھپ گئی ہیں۔ ۲۵ سے ۳۰ جلدوں میں فتاویٰ مکمل ہوگا۔

۲۔ کنز الایمان في ترجمة القرآن: اردو کا سب سے بہترین ترجمہ، اسلامی عقائد کا محافظ اور کوثر و تسنیم میں ڈھلی ہوئی زبان۔

۳۔ حدائق بخشش: نعتیہ دیوان

اسلام آباد کے ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کتنی خوبصورت بات کہی ہے:

''خطہ پاک و ہند میں اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جہاں نبی کریم ﷺ کا ذکر ہو وہاں احمد رضا بریلوی کا بھی ذکر ہو۔ ذکر مصطفیٰ (ﷺ) کی کوئی محفل ایسی نظر نہیں آتی جہاں سلام ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' نہ پڑھا جاتا ہو۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

الحمدللہ اردو میں امام احمد رضا کا لٹریچر کافی مقدار میں منظر عام پر آ چکا ہے، ان کی علمی، ادبی، دینی، فکری اور سیاسی خدمات پر بھی اردو میں خاصا کام ہو چکا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ کی تصانیف عربی اور انگریزی میں شائع کر کے علمی دنیا تک پہنچائی جائیں، اسی طرح آپ کی خدمات جلیلہ کا تعارف بھی عربی اور انگریزی میں ہونا چاہیے، رضا اکیڈمی، نزد سٹاک پورٹ مانچسٹر اپنے محدود وسائل کے باوجود گراں قدر کام کر رہی ہے، ایک سو کتب اور رسائل انگلش میں شائع کر چکی ہے، اسلامک ٹائمز کے نام سے انگلش میں ماہنامہ الگ شائع کر رہی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ:

۱۔ آپ اکیڈمی کے ممبر بنیں، اپنے بچوں اور دوستوں کو ممبر بنائیں، اکیڈمی ہر ماہ آپ کو کچھ نہ کچھ ارسال کرتی رہے گی۔

۲۔ رضا اکیڈمی کی مطبوعات خرید کر دوستوں کو بطور گفٹ پیش کریں، لائبریریوں میں رکھوائیں اور اہل علم تک پہنچائیں۔

۳۔ میلاد شریف، گیارہویں شریف اور چہلم وغیرہ کی تقریبات میں کھانے پینے کی اشیاء کے ساتھ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی بطور تبرک تقسیم کریں۔

آج وقت آ گیا ہے کہ امام احمد رضا کے فتاویٰ کا ترجمہ عربی میں شائع کر کے علمی دنیا تک پہنچایا جائے اور دنیا کو بتایا جائے کہ امام احمد رضا کا علمی مقام کیا تھا۔ اور ان کا پیغام کیا تھا؟ اس کام کے لئے تقریباً دو لاکھ پونڈ کی ضرورت ہے، یہ خطیر رقم کہاں سے آئے گی؟ برادران اہل سنت! حضرت پیر طریقت پیر معروف حسین شاہ صاحب مدظلہ تعالیٰ کی سرپرستی میں آپ ہی فراہم کریں گے۔ پیر صاحب اس سے پہلے بھی فتاویٰ رضویہ کی جدید اشاعت میں رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی بھرپور امداد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دن دیکھنا نصیب فرمائے جب اہل سنت و جماعت کا لٹریچر عربی اور انگلش میں فراوانی کے ساتھ پوری دنیا میں پھیل جائے اور امت مسلمہ میں صالح اسلامی انقلاب آ جائے۔

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یوم منانے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کی تعلیمات پر عمل کریں اور فروغ اہلسنت کے لئے جو تجاویز انہوں نے دی ہیں انہیں اپنائیں۔

ملاحظہ فرمائیں فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام:

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳۔ مدرّسوں کی بیش قرار تنخواہیں انکی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً وتقریراً و وعظاً ومناظرۃً اشاعت دین ومذہب کریں۔

۶۔ حمایت مذہب ورد بدمذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگران رہیں، جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبئ اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹۔ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ آخر زمانہ دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق ﷺ کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

انگلینڈ میں اہل سنت و جماعت کے جو دینی مدارس قائم ہیں انہیں ترقی دیجئے اور ان کا معیار بلند کیجئے اور ان میں دورہ حدیث تک تعلیم کا انتظام کیجئے اور یہ بھی کوشش کیجئے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ طلباء اور طالبات داخل ہوں۔

انٹرنیٹ پر سنی رابطے

آخر میں انٹرنیٹ کے چند ایڈریس دیئے جا رہے ہیں تا کہ آپ کو دنیا بھر کے برادران اہل سنت سے رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔

سنی دعوت اسلامی ، ممبئی	www.sunnidawateislami.net
درگاہ اجمیر شریف ، انڈیا	www.dargahajmer.com
دارالعلوم حنفیہ رضویہ، قلابہ، ممبئی، انڈیا	www.hanfiarazvia.net
رضا اکیڈمی، ممبئی، انڈیا	www.razaacademy.net
دعوت اسلامی، کراچی، پاکستان	www.dawateislami.net
برکاتی فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان	www.barkati.net
	www.barkati.org
ورلڈ اسلامک نیٹ ورک، کراچی، پاکستان	www.worldislamicnetwork.org
مصطفائی تحریک، کراچی، پاکستان	www.mustafai.com
دارالعلوم امجدیہ ، کراچی ، پاکستان	www.azaan.net
نقشبندی فاؤنڈیشن، امریکہ	www.naqshbandi.net
السنہ فاؤنڈیشن ، امریکہ	www.sunnah.org
اہل سنت آرگنائزیشن ، برطانیہ	www.ahle_sunat.org

جمعیت اشاعت اہلسنت، کراچی، پاکستان www.ishaateislam.com

اسلامک اکیڈمی ، ہیگ ، نیدرلینڈس wwww.islamicacademy.org

امام احمد رضا اکیڈمی (ساؤتھ افریقہ) wwww.raza.co.za/

wwww.fazlay.ahmed.com

http://members.tripod.com/okarvi/

www.alahazrat.net

۲۵ / ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

۱۷/ جولائی ۲۰۰۱ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم

علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری الازہری

مدینہ منورہ حاضر ہوا تو ایک عزیز نے عزیزی ڈاکٹر محمد اقبال احمد اختر القادری کے متعدد رسائل دکھائے جنہیں فقیر نے اہل سنت کیلئے نہایت مفید پایا۔۔۔ موصوف اپنی دلنشیں تحریروں میں مسلک اعلیٰ حضرت کی خوب احسن انداز میں ترجمانی کرتے ہیں، ان کا انداز سہل ہونے کے ساتھ ساتھ متاثر کن بھی ہے ۔۔۔تبلیغ دین متین میں اکثر سفر پر رہتا ہوں میں نے ہندوستان کے مختلف شہروں کے علاوہ برطانیہ، امریکہ، افریقہ، ھالینڈ اور سری لنکا وغیرہ ممالک میں بھی ان کی نگارشات کو مقبول عام پایا۔۔۔ موصوف کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ سے والہانہ عقیدت ہے فقیر جب بھی پاکستان گیا ان کو ہر جگہ اپنے گرد وپیش ہی پایا جو کہ ان کی فاضل بریلوی سے عقیدت ومحبت کی دلیل ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس صالح نوجوان کو دنیائے اہل سنت کیلئے با فیض چشمۂ علم بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سید نا
محمد وآلہ صحبہ وبارک وسلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ
نزیل مدینہ منورہ
۲۶ محرم ۱۴۲۰ھ
۱۳ مئی ۱۹۹۹ء

الاصول الاربعة فی تردید الوھابیة

کا سلیس اردو ترجمہ

ردِّ وھابیت

تصنیف

حضرت علامہ خواجہ محمد حسن جان فاروقی مجددی سرہندی رحمۃ اللہ تعالےٰ

ترجمہ

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

رضا دار الاشاعت لاہور

الاصول الاربعة فی تردید الوہابیة

کا سلیس اردو ترجمہ

ردِّ وہابیت

تصنیف

حضرت علامہ خواجہ محمد حسن جان فاروقی مجددی سرہندی رحمتہ اللہ تعالے

ترجمہ

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

رضا دار الاشاعت لاہور